

امریکہ کا مستقبل اور 18 جولائی 2020 - نمبر دو

پیغام کو کھانا

Jeff Pippenger

2023-08-24

مہلت کے ختم ہونے سے ذرا پہلے ایک حکم دیا جاتا ہے کہ 'اس کتاب کی نبوت کی باتوں کو مہر نہ کر'۔

اور اس نے مجھ سے کہا، اس کتاب کی نبوت کے کلام پر مہر نہ لگا، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ جوے انصاف ہے، وہ بے انصاف ہی رہے؛ اور جو ناپاک ہے، وہ ناپاک ہی رہے؛ اور جو راستباز ہے، وہ راستباز ہی رہے؛ اور جو پاک ہے، وہ پاک ہی رہے۔ مکاشفہ 22:10، 11۔

مکاشفہ کے باب پانچ میں، خدا باپ اپنے تخت پر براجمان ہیں اور اُن کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے جو سات مہروں سے مہر بند ہے۔

اور میں نے دیکھا کہ تخت پر بیٹھے ہوئے کے دینے ہاتھ میں ایک کتاب تھی جو اندر اور پشت پر لکھی ہوئی تھی اور وہ سات مہروں سے مہر بند تھی۔ مکاشفہ ۵:۱

جب آیت اول سے شروع ہونے والا بیان ساتویں باب تک آگے بڑھتا ہے، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یسوع، جسے یہوداہ کے قبیلے کے شیر کے طور پر پیش کیا گیا ہے، وہی ہے جو اپنے باپ کے ہاتھ سے کتاب لیتا ہے اور مہریں بتدریج کھولنا شروع کرتا ہے۔ جب وہ چھٹی مہر کھولتا ہے اور اس مہر کے ذریعے ظاہر کیا گیا پیغام پیش کرتا ہے، تو چھٹا باب ختم ہو جاتا ہے۔ یہ ایک سوال پر ختم ہوتا ہے جو ساتویں باب کی طرف لے جاتا ہے، جہاں ہمیں چھٹے باب کی آخری آیت میں اٹھائے گئے سوال کا جواب ملتا ہے۔

کیونکہ اُس کے غضب کا بڑا دن آ پہنچا ہے؛ اور کون ٹھہر سکے گا؟ مکاشفہ 6:17۔

ساتواں باب ایک لاکھ چوالیس ہزار اور "بڑی بھیڑ" کا تعارف کراتا ہے۔ جب باب سات میں خدا کے لوگوں کو پیش کیا جاتا ہے، تو ہم دیکھتے ہیں کہ مہروں میں سے ساتویں اور آخری مہر کھول دی جاتی ہے۔ مکاشفہ کی کتاب میں جو دوسری اور واحد پیشین گوئی مہر بند کی گئی ہے، وہ باب دس کی سات گرجیں ہیں۔ سادہ سی بات یہ ہے کہ مکاشفہ کی کتاب میں واحد پیشین گوئی جو مہر بند ہے اور جس کی مہر مہلت کا دروازہ بند ہونے سے پہلے کھولی جا سکتی ہے، وہ "سات گرجیں" ہی ہیں۔

برسوں سے، بلکہ دہائیوں سے، فیوچر فار امریکہ اس بات کی نشاندہی کرتا آیا ہے کہ "سات گرجیں" کس چیز کی نمائندگی کرتی ہیں۔ "سات گرجیں" 11 اگست 1840 سے 22 اکتوبر 1844 تک ملرائٹ تحریک کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں۔ سسٹر وانٹ اس حقیقت کی تصدیق کرتی ہیں اور مزید یہ بھی بتاتی ہیں کہ "سات گرجیں" اُن مستقبل کے واقعات کی بھی نمائندگی کرتی ہیں جو اپنی ترتیب کے مطابق ظاہر کیے جائیں گے۔ ان حقائق کا ایک تفصیلی بیان حقوق کی تختیوں میں مل سکتا ہے، اُن کے لیے جو ان نبوی حقیقتوں سے ناواقف ہیں۔

سات گرجوں کی وہ سچائی جو ماضی میں پیش کی گئی ہے اب بھی سچائی ہے، لیکن اس سال اگست سے خداوند نے ان مضامین پر سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا ہے اور مزید سمجھ ظاہر کی گئی ہے۔ ہم مکاشفہ کے دسویں باب سے شروع کریں گے، پھر اس باب کے بارے میں سسٹر وانٹ کے تبصرے پر غور کریں گے۔ اس سے پہلے، ہمیں دو نکات کی نشاندہی کرنی ہے جو سات گرجوں کے بارے میں غور و خوض سے غیر متعلق ہیں۔

پہلا نکتہ یہ ہے کہ سات گرجوں کی حقیقت کی شناخت، جو اب کھل گئی ہے، کو درست طور پر ترتیب دینے کے لیے سچائی کے کئی پہلو درکار ہیں، تاکہ سات گرجیں جن باتوں کی نمائندگی کرتی ہیں وہ سب اپنی جگہ واضح ہو جائیں۔ یہاں، میں دعا کرتا ہوں، مقدسوں کا صبر ہے۔ اس سے متعلق دوسرا نکتہ یہ ہے کہ ان مضامین کی آڈیو پیشکش تیار کرنے والا پروگرام پڑھنے اور بولنے کے وقت کی ایک حد رکھتا ہے۔ ہر مضمون کو اسی وقت کی حد کے اندر آنا چاہیے۔ اس مطالعے کے آغاز ہی سے میں آپ کو مطلع کر رہا ہوں کہ سات گرجیں جس حقیقت کی نمائندگی کرتی ہیں اسے ثابت کرنے کے لیے چند مضامین درکار ہوں گے۔ اب باب دس کی طرف۔

اور میں نے ایک اور زور آور فرشتہ آسمان سے اترتے دیکھا، جو بادل سے ملیس تھا، اور اس کے سر پر قوس قزح تھی، اور اس کا چہرہ آفتاب کی مانند تھا، اور اس کے پاؤں آگ کے ستونوں کی مانند تھے۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کھلی کتاب تھی؛ اور اس نے اپنا داہنا پاؤں سمندر پر اور بائیں پاؤں زمین پر رکھا، اور وہ زور کی آواز سے پکارا، جیسے شیر دھاڑتا ہے؛ اور جب وہ پکارا تو سات گرجوں نے اپنی آوازیں بلند کیں۔ اور جب ان سات گرجوں نے اپنی آوازیں بلند کیں، تو میں لکھنے ہی والا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی جو مجھ سے کہہ رہی تھی کہ جو باتیں ان سات گرجوں نے کہیں انہیں مہر لگا کر بند کر دے اور انہیں نہ لکھ۔ اور جو فرشتہ میں نے دیکھا کہ سمندر اور زمین پر کھڑا تھا، اس نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا، اور اس نے اس کی قسم کھائی جو ابدالآباد تک زندہ ہے، جس نے آسمان اور جو کچھ اس میں ہے، اور زمین اور جو کچھ اس میں ہے، اور سمندر اور جو کچھ اس میں ہے، پیدا کیا، کہ اب دیر نہ رہے گی؛ لیکن ساتویں فرشتہ کی آواز کے دنوں میں، جب وہ نرسنگا پھونکنے لگے گا، تو خدا کا بھید پورا ہو جائے گا، جیسا کہ اس نے اپنے بندوں نبیوں کو خبر دی ہے۔ اور جو آواز میں نے آسمان سے سنی تھی اس نے پھر مجھ سے کہا، جا اور اس فرشتہ کے ہاتھ سے، جو سمندر اور زمین پر کھڑا ہے، وہ چھوٹی کھلی کتاب لے لے۔ پس میں فرشتہ کے پاس گیا اور اس سے کہا، مجھے وہ چھوٹی کتاب دے۔ اور اس نے مجھ سے کہا، اسے لے اور کھا لے؛ یہ تیرے پیٹ کو کڑوا کر دے گی، لیکن تیرے منہ میں شہد کی مانند میٹھی ہوگی۔ تب میں نے فرشتہ کے ہاتھ سے وہ چھوٹی کتاب لے لی اور اسے کھا لیا؛ اور وہ میرے منہ میں شہد کی مانند میٹھی تھی، لیکن جونہی میں نے اسے کھا لیا، میرا پیٹ کڑوا ہو گیا۔ اور اس نے مجھ سے کہا، تجھے پھر بہت سے لوگوں، قوموں، زبانوں اور بادشاہوں کے سامنے نبوت کرنی ضروری ہے۔ مکاشفہ 11:10-11۔

دسویں باب پر تبصرہ کرتے ہوئے، سسٹر وائٹ کہتی ہیں:

وہ طاقتور فرشتہ جس نے یوحنا کی راہنمائی کی، کوئی کمتر پستی نہ تھی بلکہ خود یسوع مسیح تھے۔ اپنا دایاں پاؤں سمندر پر اور بائیں خشکی پر رکھنا اس کردار کو ظاہر کرتا ہے جو وہ شیطان کے ساتھ عظیم کشمکش کے اختتامی مناظر میں ادا کر رہا ہے۔ یہ موقف اس کی پوری زمین پر اعلیٰ قدرت اور اختیار کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ کشمکش دور بہ دور زیادہ طاقتور اور زیادہ مصمم ہوتی گئی ہے، اور یوں ہی جاری رہے گی، یہاں تک کہ اختتامی مناظر تک جب تاریکی کی قوتوں کی ماہرانہ کارگزاری اپنی معراج کو پہنچے گی۔ شیطان بدکار لوگوں کے ساتھ متحد ہو کر تمام دنیا اور ان کلیساؤں کو فریب دے گا جو سچائی کی محبت قبول نہیں کرتے۔ لیکن وہ طاقتور فرشتہ توجہ کا تقاضا کرتا ہے۔ وہ بلند آواز سے پکار اٹھتا ہے۔ وہ ان لوگوں پر، جو سچائی کی مخالفت کے لیے شیطان کے ساتھ متحد ہو گئے ہیں، اپنی آواز کی قوت اور اختیار ظاہر کرے گا۔

جب ان سات گرجوں نے اپنی آوازیں بلند کیں، تو چھوٹی کتاب کے پارے میں دانی ایل کی طرح ہی یوحنا کو بھی یہ حکم ملا: 'جو باتیں سات گرجوں نے کہیں، انہیں مہر بند کر دے۔' یہ آئندہ واقعات سے متعلق ہیں جو اپنی ترتیب کے مطابق ظاہر کیے جائیں گے۔ دانی ایل دنوں کے آخر میں اپنے مقررہ حصے میں کھڑا ہوگا۔ یوحنا دیکھتا ہے کہ چھوٹی کتاب کی مہر کھول دی گئی ہے۔ تب دانی ایل کی پیشگوئیوں کی مناسب جگہ ان پیغامات میں ہے جو پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتے کی طرف سے

دنیا کو دیے جانے ہیں۔ چھوٹی کتاب کی مہر کھلنا وقت کے بارے میں پیغام تھا۔

دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابیں ایک ہیں۔ ایک نبوت ہے، دوسری مکاشفہ؛ ایک کتاب مہربند، دوسری کھولی ہوئی کتاب۔ یوحنا نے وہ بھید سنے جو گرجوں نے ادا کیے، مگر اسے حکم دیا گیا کہ وہ انہیں نہ لکھے۔

وہ خاص روشنی جو یوحنا کو دی گئی تھی اور جو سات گرجوں میں ظاہر ہوئی تھی، ان واقعات کی تصویر کشی تھی جو پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کے تحت رونما ہونے تھے۔ لوگوں کے لیے ان باتوں کو جاننا مناسب نہ تھا، کیونکہ ان کے ایمان کا لازم طور پر امتحان لیا جانا تھا۔ خدا کے انتظام کے مطابق نہایت حیرت انگیز اور اعلیٰ سچائیاں منادی کی جائیں گی۔ پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کی منادی ہونی تھی، لیکن جب تک یہ پیغامات اپنا مخصوص کام نہ کر لیتے، مزید روشنی ظاہر نہیں کی جانی تھی۔ اس کی نمائندگی اس فرشتے سے ہوتی ہے جو ایک پاؤں سمندر پر رکھے کھڑا ہے اور نہایت سنجیدہ قسم کھا کر اعلان کرتا ہے کہ اب مزید وقت نہ رہے گا۔ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ بائبل کمنٹری، جلد 7، صفحہ 971۔

وہ "زور آور فرشتہ" جو 11 اگست 1840 کو نازل ہوا تھا، مسیح تھا، اور اس کے ہاتھ میں ایک پیغام تھا جسے یوحنا کو کھانے کے لیے کہا گیا تھا۔ جو کچھ یوحنا نے کھایا وہ ایک پیغام تھا، لیکن وہ واضح طور پر ایسا پیغام تھا جو خدا کے لوگوں تک پہنچایا جانا تھا، نہ کہ دنیا تک۔ یہ سمجھنا اہم ہے کہ اس عبارت میں مخاطب کون ہیں، کیونکہ اگرچہ مسیح 11 اگست 1840 کو نازل ہوا، جس نے پہلے فرشتے کے پیغام کی تقویت کی نشاندہی کی، اور یوں یہ متعین کیا کہ کب پہلے فرشتے کا پیغام پوری دنیا تک پہنچایا جائے گا، تو بھی وہ چھوٹی کتابچہ جسے یوحنا کو کھانا تھا یہ بتا رہی ہے کہ کس وقت پروٹسٹنٹ ازم نے اپنی علمبرداری ملیرائٹس کے حوالے کی۔ جب مسیح اس چھوٹی کتابچہ کے ساتھ نازل ہوا تو وہ بیابان کی کلیسیا کے ساتھ اپنے عہدی تعلق کو ختم کر رہا تھا اور بیک وقت ملیرائٹ لوگوں کو اپنی نئی برگزیدہ عہدی قوم کے طور پر قرار دے رہا تھا۔ ملیرائٹس وہ لوگ تھے جو پہلے خدا کے لوگ نہ تھے۔ انبیا کبھی ایک دوسرے کی مخالفت نہیں کرتے۔

اور اُس نے مجھ سے کہا، اے ابن آدم، اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جا، اور میں تجھ سے کلام کروں گا۔ اور جب وہ مجھ سے بول رہا تھا تو روح مجھ میں داخل ہوئی اور مجھے میرے پاؤں پر کھڑا کر دیا، تاکہ میں اُس کو سنوں جو مجھ سے بول رہا تھا۔ اور اُس نے مجھ سے کہا، اے ابن آدم، میں تجھے بنی اسرائیل کے پاس بھیجتا ہوں، اُس سرکش قوم کے پاس جس نے میرے خلاف بغاوت کی ہے؛ انہوں نے اور اُن کے باپ دادا نے آج کے دن تک میرے خلاف نافرمانی کی ہے۔ کیونکہ وہ ہے حیا فرزند اور سخت دل ہیں۔ میں تجھے انہی کے پاس بھیجتا ہوں؛ اور تو اُن سے کہے گا، خداوند خدا یوں فرماتا ہے۔ اور وہ سنیں یا نہ سنیں (کیونکہ وہ سرکش گھرانہ ہیں)، تو بھی وہ جان لیں گے کہ اُن کے درمیان ایک نبی تھا۔ اور تو، اے ابن آدم، اُن سے نہ ڈر، نہ اُن کی باتوں سے خوف کھا؛ اگرچہ جھاڑیاں اور کانٹے تیرے ساتھ ہوں، اور تو بچھوؤں کے درمیان رہتا ہے۔ اُن کی باتوں سے خوف نہ کھا، نہ اُن کے چہروں سے مرعوب ہو، اگرچہ وہ سرکش گھرانہ ہیں۔ اور تو میرے ہی کلام اُن سے کہے گا، چلے وہ سنیں یا نہ سنیں، کیونکہ وہ نہایت سرکش ہیں۔ لیکن تو، اے ابن آدم، جو کچھ میں تجھ سے کہتا ہوں اسے سن؛ اُس سرکش گھرانے کی مانند تو خود سرکش نہ ہو؛ اپنا منہ کھول، اور جو میں تجھے دیتا ہوں اسے کھا۔ اور جب میں نے نظر کی تو دیکھو، ایک ہاتھ میری طرف پھیلا گیا، اور دیکھو، اُس میں ایک کتاب کا طومار تھا؛ اور اُس نے اُسے میرے سامنے پھیلا دیا؛ اور اُس کے اندر اور باہر لکھا ہوا تھا، اور اُس میں نوحہ، ماتم اور آفتیں لکھی تھیں۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، اے ابن آدم، جو کچھ تجھے ملے اسے کھا؛ یہ طومار کھا، اور جا کر بنی اسرائیل کے گھرانے سے کلام کر۔ پس میں نے اپنا منہ کھولا، اور اُس نے مجھ سے وہ طومار کھلا دیا۔ اور اُس نے مجھ سے کہا، اے ابن آدم، اپنے پیٹ کو کھلا اور اپنی آنتوں کو اس طومار سے بھر لے جو میں تجھے دیتا ہوں۔ تب میں نے اُسے کھایا، اور وہ میرے منہ میں شہد کی مانند میٹھا تھا۔ اور اُس نے مجھ سے کہا، اے ابن آدم، جا، بنی اسرائیل کے گھرانے کے پاس

جا، اور میرے کلام کے مطابق اُن سے بات کر۔ کیونکہ تجھے اجنبی زبان اور کٹھن بولی والی قوم کے پاس نہیں بلکہ بنی اسرائیل کے گھرانے کے پاس بھیجا گیا ہے؛ نہ بہت سی ایسی قوموں کے پاس جن کی زبان اجنبی اور بولی کٹھن ہے، جن کے الفاظ تو سمجھ نہیں سکتا۔ یقیناً اگر میں تجھے اُن کے پاس بھیجتا تو وہ تیری بات سن لیتے۔ لیکن بنی اسرائیل کا گھرانہ تیری بات نہ سنے گا؛ کیونکہ وہ میری بات بھی نہیں سنتے؛ کیونکہ بنی اسرائیل کا سارا گھرانہ ہے حیا اور سخت دل ہے۔ دیکھ، میں نے تیرا چہرہ اُن کے چہروں کے مقابل مضبوط کیا ہے، اور تیری پیشانی اُن کی پیشانی کے مقابل سخت کی ہے۔ میں نے تیری پیشانی چقماق سے بھی زیادہ سخت پیرے کی مانند کر دی ہے۔ اُن سے نہ ڈر، نہ اُن کے چہروں سے مرعوب ہو، خواہ وہ سرکش گھرانہ ہی کیوں نہ ہوں۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، اے ابن آدم، جو سب کلام میں تجھ سے کہوں وہ اپنے دل میں قبول کر، اور اپنے کانوں سے سن۔ حزقی ایل 2:1-3:10۔

جب مسیح اس چھوٹے صحیفے کے ساتھ اترتا جیسے یوحنا نے لیا اور کہا لیا، تو وہ اس کے "منہ میں شہد کی طرح میٹھا" تھا۔ یوحنا مکاشفہ نویس اور حزقی ایل دونوں مسیح کے "ہاتھ" سے پیغام لیتے ہیں۔ حزقی ایل، اور اسی طرح یوحنا کے پاس بھی، "بیت اسرائیل" کو پہنچانے کے لیے ایک پیغام تھا، نہ کہ اسرائیل کے باہر والوں کے لیے۔ اگر اسرائیل کے باہر کے لوگ یہ پیغام سنتے تو اسے قبول کر لیتے، مگر اسرائیل نہیں، کیونکہ اسرائیل کا "سارا گھرانہ" "ڈھیٹ اور سخت دل" ہے۔ اسرائیل کا مکمل گھرانہ (سارا گھرانہ) بالکل باغی تھا۔ 1840 میں اسرائیل کی نمائندگی مکاشفہ باب دس میں بیابان میں کلیسیا کے طور پر کی گئی تھی۔ ان کی آزمائشی مدت کا پیالہ بھر گیا تھا۔

اگرچہ اسرائیل اس پیغام کو نہ سنے گا، پھر بھی نبی کو حکم دیا گیا کہ وہ ان تک چھوٹی کتاب کا پیغام پہنچائے، تاکہ پہلے فرشتے کی روشنی کو رد کرنے پر انہیں جواب دہ ٹھہرایا جا سکے۔ عدالت کی کتابوں میں، ان کے درمیان موجود "نبی" کے پیغام کو سننے سے انکار کرنے پر انہیں جواب دہ ٹھہرایا جانا تھا۔ نبی کو رد کرنا دراصل اس پیغام کو رد کرنا ہے جو فرشتہ جبرائیل نے نبی کو دیا تھا، اور جبرائیل نے وہ پیغام خود مسیح سے لیا تھا، اور مسیح نے وہ باپ سے پایا تھا۔ جب مسیح اپنے ہاتھ میں چھوٹی کتاب کا پیغام لے کر نازل ہوئے، تو یہ اس واقعے کے مماثل تھا جب ان کے بپتسمہ کے وقت روح القدس نازل ہوا تھا۔ اس کی جھلک پہلے ہی جلتی جھاڑی کے پاس موسیٰ کے واقعے میں دکھا دی گئی تھی، اور یہی نشان راہ بر اصلاحی تحریک میں پایا جاتا ہے۔

زمین پر خدا کا کام زمانہ بہ زمانہ ہر بڑی اصلاحی یا مذہبی تحریک میں ایک نمایاں مماثلت پیش کرتا ہے۔ انسانوں کے ساتھ خدا کے برتاؤ کے اصول ہمیشہ یکساں رہتے ہیں۔ موجودہ زمانے کی اہم تحریکوں کی ماضی کی تحریکوں میں نظیریں ملتی ہیں، اور سابقہ ادوار میں کلیسیا کے تجربات ہمارے اپنے زمانے کے لیے نہایت قیمتی اسباق رکھتے ہیں۔ عظیم کشمکش، 343۔

11 اگست 1840 کو عثمانی بالادستی کا خاتمہ (وہی وقت جب یوحنا اور حزقی ایل نے وہ چھوٹا طومار کھایا جو مسیح کے "ہاتھ" میں تھا) اُس "تقویت" کی نشان دہی کرتا ہے جو پہلے فرشتے کے پیغام کو ملی، جو 1798 میں "اختتام کے وقت" "پہنچ" چکا تھا۔ اسے "تقویت" ملرائیٹس کے اولین نبوتی اصول کی تصدیق سے ملی؛ یعنی "ایک دن برائے ایک سال" کا اصول۔ پھر مسیح نے ملرائیٹ بیگل کی بنیاد قائم کرنا شروع کی، جیسے اُس نے اپنے بپتسمہ کے وقت کیا تھا۔

نتن ایل کا ڈگمگاتا ایمان اب مضبوط ہو گیا، اور اُس نے جواب دے کر کہا، "اے ربی، تو خدا کا بیٹا ہے؛ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔" یسوع نے جواب دیا اور اُس سے کہا، "کیا اس لیے کہ میں نے تجھ سے کہا کہ میں نے تجھے انجیر کے درخت کے نیچے دیکھا، تو ایمان لایا؟ تو ان سے بھی بڑے کام دیکھ گا۔" اور اُس سے کہا، "یقیناً یقیناً میں تم سے کہتا ہوں، اس کے بعد تم آسمان کو کھلا ہوا اور خدا کے فرشتوں کو ابن آدم پر چڑھتے اور اترتے دیکھو گے۔"

"ان ابتدائی چند شاگردوں میں مسیحی کلیسیا کی بنیاد انفرادی کوشش سے رکھی جا رہی تھی۔ یوحنا نے پہلے اپنے دو شاگردوں کی رہنمائی مسیح کی طرف کی۔ پھر ان میں سے ایک اپنے بھائی کو ڈھونڈتا ہے اور اسے مسیح کے پاس لے آتا ہے۔ پھر وہ فلپس کو اپنے پیچھے چلنے کے لیے بلاتا ہے، اور وہ تتنایل کو تلاش کرنے نکل پڑتا ہے۔" روح نبوت، جلد 2، 66۔

جب 11 اگست، 1840 کو مسیح اپنے ہاتھ میں کھلی چھوٹی کتاب لیے نازل ہوا، تو اس کا پیشگی نمونہ مسیح کی زمینی تاریخ کی اصلاحی تحریک میں دکھایا جا چکا تھا، کیونکہ ہر اصلاحی تحریک میں ایک جیسے نشان راہ ہوتے ہیں۔ موسیٰ اور اس کی زیر قیادت اصلاحی تحریک میں بھی یہی نشان راہ تھا۔ جلتی ہوئی جھاڑی کے پاس موسیٰ کا تجربہ مسیح کے بپتسمہ کے وقت روح القدس کے نازل ہونے کی تمثیل تھا، اور وہ خود 1840 کی تمثیل تھا، جو آگے چل کر 11 ستمبر، 2001 کی تمثیل ہے، جب مکاشفہ اٹھارہ کا طاقتور فرشتہ نازل ہوا۔

پہلے فرشتے کے پیغام کی "آمد"، دوسرے فرشتے کے پیغام کی "آمد" اور تیسرے فرشتے کے پیغام کی "آمد"—ان سب کی نمائندگی فرشتے کرتے ہیں۔ پہلے فرشتے کے ہاتھ میں ایک چھوٹی کتاب ہے، دوسرے کے ہاتھ میں ایک تحریر تھی اور تیسرے کے ہاتھ میں کاغذ پوست تھا۔ دو یا تین گواہوں کی گواہی سے سچائی ثابت ہوتی ہے۔ تینوں فرشتوں کے ہاتھ میں، چلے ان کی آمد کے وقت ہو یا ان کے باختیار کیے جانے کے وقت، ایک پیغام ہے۔

یوحنا اور حزقی ایل اُن لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جنہوں نے اُس وقت پیغام کھایا جب پہلے فرشتے کا پیغام "تقویت یافتہ" ہوا تھا، جو کہ 1798 میں جب پہلے فرشتے کا پیغام "آیا" تھا اُس وقت سے ایک مختلف تاریخی سنگِ میل ہے۔

کسی پیغام کی 'آمد' اور اس کی 'تقویت' کے درمیان فرق ایک انتہائی اہم امتیاز ہے جس پر توجہ دینا ضروری ہے۔ جب ہم درج ذیل عبارت پر غور کرتے ہیں تو نوٹ کریں کہ پہلے فرشتہ کا مقصد بالکل وہی ہے جو مکاشفہ اٹھارہ میں اُس فرشتہ کا مقصد ہے جو اپنے جلال سے زمین کو روشن کرتا ہے۔ یہ بھی نوٹ کریں کہ ہر پیغام ایک تقسیم پیدا کرتا ہے جس کے نتیجے میں عبادت گزاروں کے دو طبقے وجود میں آتے ہیں۔

مجھے دکھایا گیا کہ زمین پر جو کام جاری ہے اُس میں تمام آسمان نے کس قدر دلچسپی لی ہے۔ یسوع نے ایک زور آور فرشتے [پہلے فرشتے] کو مامور کیا کہ وہ اترے اور زمین کے باشندوں کو خبردار کرے کہ وہ اُس کی دوسری آمد کے لیے تیار ہوں۔ جب فرشتہ آسمان میں یسوع کی حضوری سے نکلا تو ایک نہایت درخشاں اور جلالی نور اُس کے آگے آگے تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ اُس کا مشن یہ تھا کہ اپنے جلال سے زمین کو روشن کرے اور انسان کو خدا کے آنے والے غضب سے خبردار کرے۔ بڑی تعداد نے اس نور کو قبول کیا۔ ان میں سے کچھ نہایت سنجیدہ دکھائی دیتے تھے، جبکہ دوسرے خوش و خرم اور سرشار تھے۔ جن سب نے نور کو قبول کیا انہوں نے اپنے رخ آسمان کی طرف کیے اور خدا کی تمجید کی۔ اگرچہ وہ نور سب پر پھیلا، کچھ لوگ صرف اس کے زیر اثر آئے، مگر اسے دل سے قبول نہ کیا۔ بہت سے لوگ شدید غضب سے بھر گئے۔ خادمین اور عوام بدکاروں کے ساتھ متحد ہو گئے اور اُس زور آور فرشتے کے پھیلائے ہوئے نور کی سخت مزاحمت کی۔ لیکن جن سب نے اسے قبول کیا وہ دنیا سے الگ ہو گئے اور آپس میں مضبوطی سے متحد ہو گئے۔

شیطان اور اس کے فرشتے بڑی سرگرمی سے مصروف تھے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کے ذہنوں کو نور سے ہٹا کر دوسری طرف کھینچ لیں۔ جو جماعت اس کو رد کرتی تھی وہ تاریکی میں چھوڑ دی گئی۔ میں نے خدا کے فرشتے کو دیکھا کہ وہ انتہائی گہری دلچسپی کے ساتھ اُن لوگوں پر نظر رکھے ہوئے تھا جو اپنے آپ کو اُس کے لوگ کہلاتے ہیں، تاکہ جب اُن کے سامنے آسمانی ماخذ کا پیغام پیش کیا جاتا تھا تو وہ اس کردار کو قلم بند کرے جو وہ ظاہر کرتے تھے۔ اور جب یسوع سے محبت کا اقرار کرنے والے بہت سے لوگ آسمانی پیغام سے حقارت، استہزا اور عداوت کے ساتھ منہ موڑ گئے تو

ایک فرشتے نے اپنے ہاتھ میں طومار لئے ہوئے شرمناک اندراج کیا۔ سارا آسمان سخت سے بھر گیا کہ یسوع کو اُس کے دعوے دار پیروکاروں کی طرف سے اس طرح ہلکا سمجھا جائے۔

میں نے اہل ایمان کی مایوسی دیکھی، جب وہ اپنے خداوند کو متوقع وقت پر نہ دیکھ سکے۔ یہ خدا کا مقصد تھا کہ وہ مستقبل کو پوشیدہ رکھے اور اپنے لوگوں کو فیصلے کی گھڑی تک لے آئے۔ اگر مسیح کی آمد کے لیے ایک معین وقت کی منادی نہ کی جاتی، تو وہ کام جو خدا نے ٹھہرایا تھا پورا نہ ہوتا۔ شیطان بہتوں کو اس طرف لے جا رہا تھا کہ وہ عدالت اور مہلت آزمائش کے خاتمے سے وابستہ عظیم واقعات کی توقع دور مستقبل میں کریں۔ ضروری تھا کہ لوگوں کو اس مقام تک لایا جائے کہ وہ موجودہ وقت کے لیے سنجیدگی سے تیاری کریں۔

وقت گزرنے کے ساتھ، جنہوں نے فرشتے کے نور کو پوری طرح قبول نہ کیا تھا، وہ اُن کے ساتھ جا ملے جنہوں نے پیغام کو حقارت سے ٹھکرا دیا تھا، اور وہ مایوس ہونے والوں پر تمسخر کرنے لگے۔ فرشتوں نے مسیح کے دعوے دار پیروکاروں کی حالت نوٹ کی۔ مقررہ وقت کے گزر جانے نے انہیں آزمایا اور پرکھ لیا تھا، اور بہت سے ترازو میں تولے گئے اور ناقص پائے گئے۔ وہ زور شور سے خود کو مسیحی کہتے تھے، مگر تقریباً ہر معاملے میں مسیح کی پیروی کرنے میں ناکام رہے۔ یسوع کے دعوے دار پیروکاروں کی حالت پر شیطان شادمان ہوا۔

اس نے انہیں اپنے دام میں پھانس رکھا تھا۔ اس نے اکثر لوگوں کو سیدھی راہ سے ہٹا دیا تھا، اور وہ کسی اور راہ سے آسمان پر چڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ فرشتوں نے دیکھا کہ پاک اور مقدس لوگ صیون میں گنہگاروں اور دنیا پرست منافقوں کے ساتھ خلط ملط تھے۔ وہ یسوع کے سچے شاگردوں کی نگہبانی کرتے رہے تھے؛ لیکن فاسد لوگ مقدسوں پر اثر انداز ہو رہے تھے۔ جن کے دل یسوع کو دیکھنے کی شدید آرزو سے جل رہے تھے، انہیں اُن کے نام نہاد بھائیوں نے اُس کی آمد کا ذکر کرنے سے روک دیا۔ فرشتوں نے یہ منظر دیکھا اور اُن باقی ماندہ لوگوں سے ہمدردی کی جو اپنے خداوند کے ظہور سے محبت رکھتے تھے۔

ایک اور زور آور فرشتہ [دوسرا فرشتہ] کو زمین پر اترنے کے لیے مامور کیا گیا۔ یسوع نے اس کے ہاتھ میں ایک تحریر رکھ دی، اور جب وہ زمین پر آیا تو اس نے پکارا، 'بابل گر گیا، گر گیا' پھر میں نے دیکھا کہ مایوس لوگ دوبارہ اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھا رہے ہیں، ایمان اور امید کے ساتھ اپنے خداوند کے ظاہر ہونے کے منتظر تھے۔ لیکن بہت سے لوگ ایک غفلت کی حالت میں معلوم ہوتے تھے، گویا سوئے ہوئے ہوں؛ تاہم میں اُن کے چہروں پر گہرے غم کے آثار دیکھ رہا تھا۔ مایوس لوگوں نے کلام مقدس سے دیکھا کہ وہ تاخیر کے وقت میں ہیں، اور یہ کہ انہیں روٹیا کی تکمیل کے لیے صبر سے انتظار کرنا چاہیے۔ وہی دلائل جنہوں نے انہیں 1843 میں اپنے خداوند کے انتظار کی طرف رہنمائی کی تھی، انہوں نے انہیں 1844 میں بھی اُس کی توقع رکھنے کی طرف رہنمائی کی۔ تاہم میں نے دیکھا کہ اکثریت کے پاس وہ توانائی باقی نہ رہی تھی جو 1843 میں اُن کے ایمان کی امتیازی خوبی تھی۔ ان کی مایوسی نے اُن کے ایمان کو کمزور کر دیا تھا۔

جب خدا کے لوگ دوسرے فرشتے کی پکار میں متحد ہوئے، تو آسمانی لشکر نے انتہائی دل چسپی سے اس پیغام کے اثرات کا مشاہدہ کیا۔ انہوں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ جو مسیحی کہلاتے تھے، مایوس ہونے والوں پر حقارت اور استہزا کے ساتھ پل پڑے۔ جب تمسخر آمیز ہونٹوں سے یہ الفاظ نکلے، "تم ابھی تک آسمان پر نہیں گئے!" تو ایک فرشتے نے انہیں لکھ لیا۔ فرشتے نے کہا، "وہ خدا کا مذاق اڑاتے ہیں۔" مجھے قدیم زمانے میں سرزد ہونے والے ایک ایسے ہی گناہ کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ایلیاہ آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا، اور اُس کی چادر الیشع پر گر پڑی تھی۔ پھر کچھ شریر نوجوان، جنہوں نے اپنے والدین سے خدا کے بندے کی تحقیر سیکھ رکھی تھی، الیشع کے پیچھے لگ گئے اور تمسخرانہ انداز میں پکارنے لگے، "او گنجے، اوپر جا! او گنجے، اوپر جا۔" اس طرح اُس کے خادم کی توہین کر کے انہوں نے خدا ہی کی توہین کی، اور وہیں اسی وقت اپنی سزا پا لی۔ اسی طرح جو لوگ مقدسین کے آسمان پر اٹھائے جانے کے خیال پر ٹھٹھا اور تمسخر کرتے رہے ہیں، اُن پر خدا کا غضب

نازل ہوگا، اور انہیں یہ محسوس کرا دیا جائے گا کہ اپنے خالق کے ساتھ کھیل کرنا کوئی ہلکی بات نہیں۔

یسوع نے دوسرے فرشتوں کو مامور کیا کہ وہ تیزی سے اڑ کر اپنے لوگوں کے کمزور پڑتے ایمان کو پھر سے تازہ اور مضبوط کریں اور انہیں دوسرے فرشتے کے پیغام اور اس اہم اقدام کو سمجھنے کے لیے تیار کریں جو عنقریب آسمان میں ہونے والا تھا۔ میں نے دیکھا کہ یہ فرشتے یسوع سے بڑی قوت اور روشنی حاصل کر رہے تھے اور اپنا فریضہ ادا کرنے کے لیے، دوسرے فرشتے کی اس کے کام میں مدد دینے کو، تیزی سے زمین کی طرف اڑ رہے تھے۔ جب فرشتوں نے پکار کر کہا، 'دیکھو، دولہا آتا ہے؛ اس سے ملنے کو باہر نکلو،' تو خدا کے لوگوں پر ایک عظیم نور چمکا۔ پھر میں نے دیکھا کہ یہ مایوس لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور دوسرے فرشتے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر اعلان کرنے لگے، 'دیکھو، دولہا آتا ہے؛ اس سے ملنے کو باہر نکلو۔' فرشتوں کا نور ہر طرف تاریکی کو چیرتا ہوا پھیل گیا۔ شیطان اور اس کے فرشتوں نے اس روشنی کے پھیلنے اور اپنا مطلوبہ اثر دکھانے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ وہ آسمان کے فرشتوں سے الجھتے اور انہیں کہتے تھے کہ خدا نے لوگوں کو دھوکہ دیا ہے، اور یہ کہ اپنی ساری روشنی اور قوت کے باوجود وہ دنیا کو یہ یقین نہیں دلا سکتے کہ مسیح آ رہا ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ شیطان نے راستہ بند کرنے اور لوگوں کے اذہان کو روشنی سے ہٹانے کی بھرپور کوشش کی، خدا کے فرشتوں نے اپنا کام جاری رکھا۔۔۔

جب مقدس میں یسوع کی خدمت اختتام پذیر ہوئی اور وہ قدس الاقداس میں داخل ہوا اور خدا کی شریعت رکھنے والے صندوق کے سامنے کھڑا ہو گیا، تو اس نے دنیا کے لیے تیسرا پیغام لے کر ایک اور زور آور فرشتہ بھیجا۔ فرشتے کے ہاتھ میں ایک پرچہ رکھا گیا، اور جب وہ قدرت اور جلال کے ساتھ زمین پر اترا تو اس نے انسان تک کبھی پہنچی ہوئی شدید ترین وعید کے ساتھ ایک ہولناک تنبیہ سنائی۔ یہ پیغام اس لیے تھا کہ خدا کے فرزندوں کو خبردار اور چوکس کیا جائے، ان کے سامنے وہ آزمائش اور کرب کا وقت ظاہر کرے جو ان پر آنے والا تھا۔ فرشتے نے کہا، 'وہ حیوان اور اس کی شبیہ کے ساتھ آئے سامنے کی سخت کشمکش میں لائے جائیں گے۔ ابدی زندگی کی ان کی واحد امید یہی ہے کہ وہ ثابت قدم رہیں۔ اگرچہ ان کی جانوں کا سوال ہوگا، پھر بھی انہیں سچائی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا ہوگا۔' تیسرا فرشتہ اپنا پیغام یوں ختم کرتا ہے: 'یہاں مقدسوں کا صبر ہے: یہاں وہ ہیں جو خدا کے احکام کو مانتے ہیں، اور ایمان یسوع رکھتے ہیں۔' جب وہ یہ الفاظ دہرا رہا تھا تو اس نے آسمانی مقدس کی طرف اشارہ کیا۔ جو سب اس پیغام کو قبول کرتے ہیں ان کے ذہن قدس الاقداس کی طرف متوجہ کیے جاتے ہیں، جہاں یسوع صندوق کے سامنے کھڑا ہے اور ان سب کے لیے اپنی آخری شفاعت کر رہا ہے جن پر اب بھی رحمت ٹھہری ہوئی ہے اور ان کے لیے بھی جنہوں نے نادانی سے خدا کی شریعت کو توڑا ہے۔ یہ کفارہ راستباز مردوں کے لیے بھی کیا جاتا ہے اور راستباز زندوں کے لیے بھی۔ اس میں وہ سب شامل ہیں جو مسیح پر بھروسہ رکھتے ہوئے مر گئے، مگر جنہیں خدا کے احکام کے بارے میں روشنی نہ ملی تھی، اس لیے انہوں نے اس کے احکام کی خلاف ورزی میں نادانی سے گناہ کیا تھا۔ ارلی رائٹنگز، 245-254۔

اسی کتاب میں چند صفحات بعد، انہی تصورات پر گفتگو کرتے ہوئے جن کا ابھی ذکر کیا گیا ہے، سسٹر وائٹ نشاندہی کرتی ہیں کہ ملرائٹ تاریخ میں تین پیغامات کی ردیگی کی نظیر مسیح کی تاریخ میں قائم کی گئی تھی۔ وہاں وہ دو گواہ پیش کرتی ہیں جو ایک تدریجی آزمائشی عمل کی نشاندہی کرتے ہیں جس میں اگلی آزمائش کی طرف بڑھنے کے لیے ہر آزمائش میں کامیابی ضروری ہوتی ہے۔

میں نے ایک جماعت دیکھی جو چوکس اور مضبوطی سے کھڑی تھی، اور ان لوگوں کی کوئی تائید نہیں کرتی تھی جو جماعت کے قائم شدہ ایمان کو متزلزل کرنا چاہتے تھے۔ خدا نے ان پر رضامندی کی نظر کی۔ مجھے تین قدم دکھائے گئے—پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات۔ میرے ساتھ رہنے والے فرشتے نے کہا، 'افسوس اس پر جو ان پیغامات کی کسی اینٹ کو ہلائے یا کسی کیل کو جنبش دے۔ ان پیغامات کی صحیح سمجھ نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ جانوں کی قسمت اس

بات پر موقوف ہے کہ انہیں کس طرح قبول کیا جاتا ہے۔ 'مجھے پھر انہی پیغامات سے گزارا گیا اور میں نے دیکھا کہ خدا کے لوگوں نے کس بھاری قیمت پر اپنا تجربہ حاصل کیا تھا۔ یہ بہت سی مصیبت اور سخت کشمکش سے حاصل ہوا تھا۔ خدا نے انہیں قدم بہ قدم رہنمائی کی، یہاں تک کہ اس نے انہیں ایک ٹھوس، غیر متزلزل پلیٹ فارم پر قائم کر دیا۔ میں نے افراد کو پلیٹ فارم کے قریب آتے اور بنیاد کا معائنہ کرتے دیکھا۔ بعض خوشی کے ساتھ فوراً اس پر چڑھ گئے۔ دوسروں نے بنیاد میں عیب نکالنا شروع کر دیا۔ وہ چاہتے تھے کہ اس میں اصلاحات کی جائیں، تب پلیٹ فارم زیادہ کامل ہو جائے گا اور لوگ کہیں زیادہ خوش ہوں گے۔ کچھ لوگ پلیٹ فارم سے اتر کر اسے جانچنے لگے اور اعلان کیا کہ یہ غلط طور پر بچھایا گیا ہے۔ لیکن میں نے دیکھا کہ تقریباً سبھی پلیٹ فارم پر مضبوطی سے کھڑے رہے اور انہوں نے ان لوگوں کو نصیحت کی جو پلیٹ فارم سے اتر گئے تھے کہ اپنی شکایتیں بند کریں؛ کیونکہ خدا ہی معمارِ اعظم ہے، اور وہ اس کے خلاف لڑ رہے تھے۔ انہوں نے خدا کے عجیب کاموں کو بیان کیا جنہوں نے انہیں اس مضبوط پلیٹ فارم تک پہنچایا تھا، اور یک دل ہو کر اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھائیں اور بلند آواز سے خدا کی تمجید کی۔ اس کا اثر ان میں سے کچھ پر پڑا جو شکایت کرتے ہوئے پلیٹ فارم سے اتر گئے تھے، اور وہ فروتنی کے ساتھ پھر اس پر چڑھ آئے۔

مجھے مسیح کی آمد اول کی منادی کی طرف دوبارہ متوجہ کیا گیا۔ یوحنا کو ایلیاہ کی روح اور قوت میں [پہلے فرشتے کے پیغام کی تمثیل] یسوع کی راہ تیار کرنے کو بھیجا گیا تھا۔ جنہوں نے یوحنا کی گواہی کو رد کیا وہ یسوع کی تعلیمات [دوسرے فرشتے کے پیغام کی تمثیل] سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اس کے آنے کی خبر دینے والے پیغام کی مخالفت نے انہیں ایسی حالت میں پہنچا دیا کہ وہ اس امر کی نہایت قوی شہادت کو آسانی سے قبول نہ کر سکے کہ وہ مسیح ہے۔ شیطان نے ان لوگوں کو، جنہوں نے یوحنا کے پیغام کو رد کیا تھا، مزید آگے بڑھایا کہ وہ مسیح [تیسرے فرشتے کے پیغام کی تمثیل] کو بھی رد کریں اور اسے مصلوب کریں۔ ایسا کر کے انہوں نے اپنے آپ کو ایسی جگہ لا کھڑا کیا کہ وہ پنتکست کے دن کی برکت، [مکاشفہ 18 کے فرشتے کی تمثیل] کو نہ پا سکے، جو انہیں آسمانی مقدس میں داخل ہونے کی راہ سکھا دیتی۔ ہیکل کے پردے کا پھٹ جانا ظاہر کرتا تھا کہ یہودی قربانیاں اور رسوم اب مزید قبول نہ کی جائیں گی۔ عظیم قربانی پیش کی جا چکی تھی اور قبول بھی کر لی گئی تھی، اور روح القدس جو پنتکست کے دن نازل ہوئی، شاگردوں کے اذہان کو زمینی مقدس سے آسمانی مقدس کی طرف لے گئی، جہاں یسوع اپنے ہی خون کے وسیلے داخل ہوا تھا تاکہ اپنی کفارے کی برکات اپنے شاگردوں پر انڈیل دے۔ لیکن یہودی مکمل تاریکی میں چھوڑ دیے گئے۔ وہ نجات کے منصوبے کے بارے میں وہ ساری روشنی کھو بیٹھے جو انہیں مل سکتی تھی، اور پھر بھی اپنی بے فائدہ قربانیوں اور نذرانوں پر بھروسا کرتے رہے۔ آسمانی مقدس نے زمینی کی جگہ لے لی تھی، مگر انہیں اس تبدیلی کا علم نہ تھا۔ لہذا وہ مقدس مقام میں مسیح کی شفاعت سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔

بہت سے لوگ یہودیوں کے اس طرز عمل کو، کہ انہوں نے مسیح کو رد کیا اور مصلوب کیا، بولناکی کے ساتھ دیکھتے ہیں؛ اور جب وہ اُس کی رسوا کن بدسلوکی کی تاریخ پڑھتے ہیں، تو خیال کرتے ہیں کہ وہ اس سے محبت رکھتے ہیں، اور نہ تو وہ اُس کا انکار کرتے جیسے پطرس نے کیا، اور نہ ہی اُسے مصلوب کرتے جیسے یہودیوں نے کیا۔ لیکن وہ خدا جو سب کے دلوں کو پڑھتا ہے، نے یسوع کے لیے اُس محبت کو جس کا وہ دعویٰ کرتے تھے، آزمائش میں ڈال دیا۔ سارا آسمان پہلے فرشتے کے پیغام کی پذیرائی کو انتہائی دلچسپی سے دیکھتا رہا۔ لیکن بہت سے جو یسوع سے محبت کا اظہار کرتے تھے اور جو صلیب کی کہانی پڑھ کر آنسو بہاتے تھے، انہوں نے اُس کی آمد کی خوشخبری کا تمسخر اڑایا۔ پیغام کو خوشی سے قبول کرنے کے بجائے انہوں نے اسے فریب قرار دیا۔ انہوں نے ان سے نفرت کی جو اُس کے ظاہر ہونے سے محبت کرتے تھے اور انہیں کلیسیاؤں سے نکال دیا۔ جنہوں نے پہلے پیغام کو رد کیا، وہ دوسرے سے فائدہ نہ اٹھا سکے؛ اور نہ ہی انہیں آدھی رات کی پکار سے فائدہ ہوا، جو انہیں ایمان کے ذریعے یسوع کے ساتھ آسمانی مقدس کے قدس الاقداس میں داخل ہونے کے لیے تیار کرنے والی تھی۔ اور ان دو سابقہ پیغامات کو رد کر کے انہوں نے اپنی سمجھ کو اتنا تاریک

کر لیا ہے کہ وہ تیسرے فرشتے کے پیغام میں کوئی روشنی نہیں دیکھ سکتے، جو قدس الاقداس کا راستہ دکھاتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ جس طرح یہودیوں نے یسوع کو مصلوب کیا، اسی طرح نام نہاد کلیسیاؤں نے ان پیغامات کو مصلوب کر دیا ہے؛ اس لیے انہیں قدس الاقداس میں جانے کی راہ کی کوئی معرفت نہیں، اور وہ وہاں یسوع کی شفاعت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ جیسے یہودی اپنی بے فائدہ قربانیاں چڑھاتے تھے، ویسے ہی یہ اُس حصے کی طرف اپنی بے کار دعائیں پیش کرتے ہیں جسے یسوع چھوڑ چکا ہے؛ اور شیطان، جو اس فریب پر خوش ہے، مذہبی لبادہ اوڑھ لیتا ہے اور اپنی قدرت، اپنی نشانیاں اور جھوٹے عجائبات کے ساتھ کام کرتے ہوئے ان نام کے مسیحیوں کے ذہنوں کو اپنی طرف موڑ لیتا ہے، تاکہ انہیں اپنے پھندے میں مضبوطی سے جکڑ دے۔ ابتدائی تحریرات، 261-258۔

کتاب 'Writings' کے اقتباسات کی تعلیم Future for America کے ادارے کے ذریعے بارہا دی گئی ہے۔ لیکن ان اقتباسات میں جن حقائق کو نمایاں کیا گیا ہے، وہ نظر انداز رہے ہیں۔

ملبرائٹ تحریک کی تاریخ کی راہ کی نشانیاں بائبل کی متعدد اصلاحی تحریکوں پر مبنی ہیں۔ ہر اصلاحی تحریک میں پائی جانے والی راہ کی نشانیاں سے کچھ واقفیت کے بغیر، یہ خاصا غیر محتمل ہے کہ کوئی اس امتیاز کی اہمیت کو سمجھ سکے کہ ایک پیغام کب "آتا" ہے اور کب وہ "قوت پاتا ہے"۔ یہ بھی محتمل ہے کہ متوازی اصلاحی تحریکوں سے واقف بہت سے لوگوں نے اصلاحی تحریکوں کی مختلف راہ کی نشانیاں کی بعض نہایت اہم خصوصیات کو نظر انداز کر دیا ہو۔

"سات گرجیں" جو ایڈونٹسٹ تحریک کے آغاز کے واقعات اور اس کے اختتام کے واقعات کی نمائندگی کرتی ہے، وہ روشنی ہے جس کی مہر مہلت ختم ہونے سے عین پہلے کھولی جاتی ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ "سات گرجیں" دونوں باتوں کی نمائندگی کرتی ہے: "ان واقعات کی ایک خاکہ بندی جو پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کے تحت وقوع پذیر ہوں گے" اور "آئندہ کے وہ واقعات جو اپنی ترتیب سے ظاہر کیے جائیں گے"۔ "سات گرجیں" میں الفا اور اومیگا کی امضا موجود ہے۔

"واقعات کی تفصیل" جو "پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات" کے تحت رونما ہوئی، تیسرے فرشتے کے پیغام کے تحت رونما ہونے والے واقعات کی مثال ہے۔ جب یوحنا کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ یہ نہ لکھے کہ سات گرجوں نے کیا کہا، تو یہ حکم اُس حکم کی مثال تھا جو دانی ایل کو اپنی کتاب کو مہر بند کرنے کے لیے دیا گیا تھا، کیونکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ جب "سات گرجوں نے اپنی آوازیں بلند کیں"، تو چھوٹی کتاب کے بارے میں یوحنا کو بھی دانی ایل کی طرح ہدایت ملی: "ان باتوں کو مہر بند کر دے جو سات گرجوں نے کہیں"۔

حزقی ایل اور یوحنا دونوں یہ دکھاتے ہیں کہ جب 1840 میں پہلے فرشتے کو قوت ملی تو خدا کی قوم پیغام کو کھا رہی تھی، اور نبی یرمیاہ اُس مایوسی کو واضح کرتا ہے جو خدا کی قوم میں اُس وقت واقع ہوئی جب پہلے فرشتے کا پیغام ناکام نظر آیا۔

تیرا کلام مجھے ملا اور میں نے اسے کھا لیا؛ اور تیرا کلام میرے لیے میرے دل کی خوشی اور شادمانی ٹھہرا، کیونکہ اے خداوند رب الافواج، میں تیرے نام سے پکارا گیا ہوں۔ میں ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس میں نہ بیٹھا نہ ہی خوش ہوا؛ میں تیرے ہاتھ کے سبب اکیلا بیٹھا رہا، کیونکہ تو نے مجھے غضب سے بھر دیا ہے۔ میرا درد کیوں دائمی ہے اور میرا زخم کیوں لاعلاج ہے جو شفا پانے سے انکار کرتا ہے؟ کیا تو بالکل میرے لیے جھوٹا ثابت ہوگا، اور ایسے پانیوں کی مانند جو سوکھ جاتے ہیں؟ اس لیے خداوند یوں فرماتا ہے: اگر تو لوٹے تو میں تجھے پھر لے آؤں گا، اور تو میرے حضور کھڑا ہوگا؛ اور اگر تو قیمتی کو کمینے سے جدا کرے تو تو میرے منہ کی مانند ہوگا؛ وہ تیرے پاس لوٹیں، پر تو ان کے پاس نہ لوٹنا۔ اور میں تجھے اس قوم کے لیے ایک مضبوط پیتل کی فصیل بنا دوں گا؛ وہ تیرے خلاف لڑیں گے، لیکن تجھ پر غالب نہ آئیں گے، کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں کہ تجھے بچاؤں اور

تجھ چھڑاؤں، خداوند فرماتا ہے۔ اور میں تجھے شریروں کے ہاتھ سے چھڑا لوں گا، اور میں تجھے ظالموں کے ہاتھ سے فدیہ دے کر چھڑاؤں گا۔ یرمیاہ 15:16-21.

یرمیاہ نے، جیسے یوحنا اور حزقی ایل نے، چھوٹی کتاب کے الفاظ پا لیے تھے، اور اُس نے بھی پیغام کو کہا لیا تھا، لیکن وہ پیغام (پانی) بن کر ناکام ہو چکا تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا گویا خدا نے جھوٹ بولا ہو—جو کہ ظاہرے ناممکن ہے—لیکن "جھوٹ" کا الزام یرمیاہ کو پہلی ملرائٹ مایوسی میں جگہ دینے کی کنجی فراہم کرتا ہے، جس کی نمائندگی حقوق میں ہوئی تھی۔

میں اپنی چوکی پر کھڑا رہوں گا، اور برج پر اپنے آپ کو مقرر کروں گا، اور دیکھتا رہوں گا کہ وہ مجھ سے کیا کہے گا، اور جب مجھے ملامت کی جائے تو میں کیا جواب دوں گا۔ اور خداوند نے مجھے جواب دیا اور کہا، رُویا لکھ، اور اسے تختیوں پر صاف صاف لکھ دے، تاکہ پڑھنے والا دوڑ سکے۔ کیونکہ رُویا ابھی مقررہ وقت کے لیے ہے، لیکن آخر میں وہ بولے گی اور جھوٹ نہ بولے گی؛ گو وہ دیر کرے، اس کا انتظار کرنا، کیونکہ وہ ضرور آئے گی، وہ دیر نہ کرے گی۔ حقوق 1:2-3.

پہلے فرشتے کے پیغام کی رُویا سن 1843 کے پائینئر چارٹ پر لکھی گئی تھی، جس کی رہنمائی خدا کے "ہاتھ" نے کی تھی۔

میں نے دیکھا ہے کہ 1843 کا چارٹ خداوند کے ہاتھ کی رہنمائی میں تیار ہوا تھا، اور اسے بدلا نہیں جانا چاہیے؛ اس کے ارقام ویسے ہی تھے جیسے وہ چاہتا تھا؛ اس کا ہاتھ اس پر تھا اور اس نے بعض ارقام میں موجود ایک غلطی کو اس طرح چھپا رکھا تھا کہ اس کا ہاتھ ہٹائے جانے تک کوئی اسے دیکھ نہ سکا۔ ابتدائی تحریریں، 74۔

1843 کے "مقررہ وقت" کو چارٹ پر دکھایا گیا تھا، اور اسی لیے اسے 1843 کا چارٹ کہا جاتا ہے۔ یہ 1842 میں شائع ہوا، حقوق میں دیے گئے حکم کی تکمیل میں کہ "رویا لکھ، اور اسے لوحوں پر صاف صاف لکھ۔" رویا کو "لوحوں" پر (جمع کی صورت میں) صاف صاف لکھا جانا تھا، اس طرح یہ واضح ہوتا ہے کہ جب خداوند نے 1843 کے چارٹ کی غلطی پر سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا تو اسے 1850 کے پائونیر چارٹ پر درست کیا جانا تھا۔ اس غلطی کے نتیجے میں پہلی مایوسی پیدا ہوئی اور یرمیاہ ان لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جنہوں نے 11 اگست، 1840 کو چھوٹی کتاب کھائی تھی اور جب 1843 کا مقررہ وقت پورا نہ ہوا تو وہ مایوس ہو گئے۔

جب یرمیاہ نے 1840 میں چھوٹی کتاب کہا لی تو وہ اس کے دل کی 'خوشی اور شادمانی' تھی، مگر جب مایوسی آئی تو وہ اب 'خوش' نہ رہا، اور وہ خدا کے 'ہاتھ' کی وجہ سے 'اکیلا بیٹھا'۔ خدا کے ہاتھ نے 'کچھ اعداد میں ایک غلطی' ڈھانپ رکھی تھی، جس کے باعث یرمیاہ نے یہ امکان سوچا کہ شاید خدا نے جھوٹ کہا ہو۔ یرمیاہ کو یہ وعدہ دیا گیا تھا کہ اگر وہ اپنی دل شکستگی سے 'لوٹ آئے' تو خدا یرمیاہ کو اپنے 'منہ' کی مانند بنا دے گا۔ اگر یرمیاہ اپنی مایوسی سے نکل کر خدا کی طرف واپس آتا اور یہ پہچان لیتا کہ وہ دس کنواریوں کی تمثیل کے ٹھہرنے کے وقت میں ہے، تو خدا اسے ایسا ترجمان بناتا جو ٹھیک وقت کی نشاندہی کرتا کہ رُویا کب پوری ہونی چاہیے اور اب مزید تاخیر نہ ہو۔

یہاں ان حقائق کو بیان کرنے کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ فرشتوں کے تمام پیغامات، اُن کی 'آمد' اور 'تقویت'، ایسا حیات و ممت کا پیغام پیش کرتے ہیں جس کے نتیجے میں عبادت گزاروں کے دو طبقات وجود میں آتے ہیں۔ تین فرشتے ایک تدریجی آزمائشی عمل کے تین مراحل ہیں۔ ہمارے مقصود کے لحاظ سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اگرچہ 1989 میں 'وقتِ آخر' کے آنے کے فوراً بعد، جب دانی ایل کی آخری چھ آیات کی مہر کھولی گئی جو عدالت کے اختتام کا اعلان کرتی تھیں، سات گرجوں کی سمجھ بوجھ پہچانی گئی تھی، تیسرے فرشتے کی تاریخ کے اختتام پر سات گرجوں کی ایک اور مہر کشائی ہوتی ہے۔

ایڈونٹ ازم کے آغاز کی تاریخ 1798 میں پہلے فرشتے کی مہر کھلنے سے شروع ہوتی ہے، اور اس کا اختتام اس سچائی کی مہر کھلنے پر ہوتا ہے جس پر خداوند نے ایک مایوسی پیدا کرنے کے لیے اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا۔ بعد ازاں اُس نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا (مہر کھول دی)، اور انتظار کے وقت کا پیغام ظاہر کر دیا۔

ایڈونٹ ازم کے خاتمے کی تاریخ 1989 میں تیسرے فرشتے کے پیغام کی مہر کھلنے سے شروع ہوتی ہے، اور اس کا اختتام ایک ایسی سچائی پر لگی مہر کے کھلنے پر ہوتا ہے جس پر خداوند نے مایوسی پیدا کرنے کے لیے اپنا ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ وہ اب اپنا ہاتھ ہٹا رہا ہے، اور یوں پہلی مایوسی اور وقتِ تاخیر کے پیغام کی مہر کھول رہا ہے۔ وہ 18 جولائی 2020 کے مقصد کی مہر کھول رہا ہے۔

پس خداوند یوں فرماتا ہے: اگر تُو رجوع کرے تو میں تجھے پھر واپس لاؤں گا، اور تُو میرے حضور کھڑا ہوگا؛ اور اگر تُو خبیث سے نفیس کو جدا کرے تو تُو میرے منہ کی مانند ہوگا۔ وہ تیرے پاس لوٹ آئیں، لیکن تُو ان کی طرف نہ لوٹنا۔ اور میں تجھے اس قوم کے لیے فصیل دار پیتل کی دیوار بنا دوں گا؛ وہ تیرے خلاف لڑیں گے، لیکن تجھ پر غالب نہ آئیں گے، کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں تاکہ تجھے بچاؤں اور چھڑا لوں، خداوند فرماتا ہے۔ اور میں تجھے شریر کے ہاتھ سے چھڑا لوں گا، اور میں تجھے ظالم کے ہاتھ سے فدیہ دے کر آزاد کروں گا۔ یرمیاہ 15:19-21.